مدیر کے نام

افتخار احمد ملک، راولپنڈی

تعارف القرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے مبصر نے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں لکنت بیان کو امر واقعہ کے طور پر تسلیم کر لیا ہے (مارچ ۹۸، ص ۷۵)۔ حالانکہ تفہیم القرآن میں سید ابوالاعلیٰ مودودی نے واضح طور پر لکھا ہے: "فرعون کے اعتراض کی بنا کوئی لکنت نہ تھی جو آں حضرت کی زبان میں ہو بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ شخص معلوم نہیں کیا بہکی بہکی باتیں کرتا ہے، مابدولت کی سمجھ میں تو کبھی اس کا مدعا آیا نہیں" (جلد چہارم، ص ۵۴۴)۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ہکلے یا توتلے آدمی کو اپنا رسول مقرر فرمائے۔ رسول ہمیشہ شکل صورت، شخصیت اور صلاحیتوں کے لحاظ سے بہترین لوگ ہوتے ہیں جن کے ظاہر و باطن کا ہر پہلو دلوں اور نگاہوں کو متاثر کرنے والا ہوتا تھا۔ کوئی رسول ایسے عیب کے ساتھ نہیں بھیجا اور نہیں بھیجا جاسکتا تھا جس کی بنا پر وہ لوگوں میں مضحکہ بن جائے یا حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے"۔ (جلد سوم، ص ۴۲)

ارشد سراج الدین، مکہ مکرمہ

مولانا امین احسن اصلاحی کی یاد میں (مارچ ۹۸) پڑھا۔ یقیناً مولانا مرحوم علمی لحاظ سے بیسویں صدی کے نابغہ روزگار شخصیات میں سے تھے۔ اردو کے دینی لٹریچر میں آپ کی کتاب **دعوت دین اور اس کا طریق کار** شاہکار حیثیت رکھتی ہے۔ جماعت کے متعلق ان کے انتہا پسندانہ موقف کے باوجود جماعتی حلقے میں سبھی ان کے علم و فضل کی قدر کرتے ہیں۔ بہت ساری خوبیوں کے باوجود ان کی طبیعت میں انفرادیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ مولانا فاروق خاں، مولانا مودودی کے انتقال پر لاہور گئے تھے۔ وہاں انھوں نے مولانا اصلاحی مرحوم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان دنوں مولانا مرحوم کی سماعت کمزور تھی۔ شریک محفل کسی نے کہا کہ "مولانا کم سنتے ہیں"۔ اس جملے پر مولانا اصلاحی بول پڑے کہ جب میری سماعت درست تھی، تب بھی میں کہاں کسی کی سنتا تھا؟ طبیعت کی اسی انفرادیت نے مولانا کو تحریک اسلامی کے قافلہ سے الگ کر دیا۔

محمد اکمل گوہر، کھاریاں

میرے جیسے کم علم اور کم فہم لوگوں کو روز مرہ زندگی میں بے شمار جواب طلب مسائل پیش آتے رہتے ہیں لیکن معاشرے میں پھیلی ہوئی فرقہ بندیوں کی وجہ سے ان مسائل کا کوئی درست اور قلب و ذہن کو مطمئن کرنے والا حل جاننا نہایت مشکل ہے۔ "جرم و سزا اور توبہ استغفار" اور "غیر محرم کے

ساتھ حج" کے متعلق جو نہایت واضح اور مدلل جوابات دیے گئے ہیں (مارچ ۹۸) انھیں پڑھ کر بہت سی الجھنیں ختم ہو گئی ہیں۔

میاں محمد اکرم' لاہور

یقیناً وسائل کم نہیں پڑتے (مارچ ۹۸) اس لیے کہ انسانوں کے خالق رب العالمین نے' وسیع و عریض کائنات کو بے پایاں وسائل سے بھر دیا ہے۔ تہذیب و تمدن کی ترقی اور احتیاجات میں اضافوں کے ساتھ' انسان اپنے فکر و عمل کی جولانیوں کی بدولت ان اتھاہ خزانوں سے اپنی ضروریات کا سامان مسلسل پاتا چلا رہا ہے۔ فطرت کبھی بخل نہیں کرتی' انسان ہی اپنی کج روی کے باعث معاشی پریشانیوں کا شکار رہتا ہے۔ اگر خالق کے بتائے ہوئے راستے پر چلا جائے تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

غلام حسن بنگی' تھل

اس جلوہ گاہ کیسٹ بہت ہی اچھا لگا!

سلیم منصور خالد' گوجرانوالہ

دل چاہتا ہے کہ ترجمان میں کوئی عیب نہ ہو' کہیں انگلی نہ رکھی جا سکے لیکن آپ دل کی خواہش پوری نہ کرنے کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ معاہدہ لوسان لکھا ہے' لوزان درست ہے (ص ۴)۔ ٹی وی چینل IV کے بجائے ۴ ہونا چاہیے تھا (ص ۸)۔ چلی کے صدر کا نام الانوے نہیں' آلندے تھا (ص ۸)۔ مدینہ بجنور میں بجنور بھی نسخ ہو گیا ہے۔ رسالے کا نام صرف مدینہ تھا (ص ۵۴) وغیرہ وغیرہ۔ تعارف القرآن پر اچھا تبصرہ ہے۔ مزید پھیلا کر مطالعہ کتب میں آ جاتا۔ قرآن کے حوالے سے کتب پر جامع محاکمہ **ترجمان القرآن** کی ذمہ داری ہے۔

ڈاکٹر ایچ بی خاں' کراچی

ترجمان القرآن (فروری ۹۸) کے صفحہ ۸ پر قرارداد مقاصد کے منظور ہونے کی تاریخ ۷ مارچ ۱۹۴۹ تحریر کی گئی۔ لیاقت علی خاں مرحوم نے ۷ مارچ ۱۹۴۹ کو قرارداد مقاصد' دستور ساز اسمبلی میں پیش کی تھی' اور پانچ روز کی بحث کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ کو اسے منظور کیا گیا تھا۔

عبدالرقیب' مدراس' بھارت

معروف شاہ شیرازی کا "عہد رسالت میں' اسلامی ریاست کے بنیادی ادارے" خصوصی (جنوری ۹۸) بہت ہی عمدہ ہے۔ موصوف نے امام قرآنی اور علامہ ابن شاط کے حوالے سے سیرت و سنت کے جن پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے' آج کے حالات میں بڑا ہی بصیرت افروز ہے۔ اگر وہ ابن شاط کی کتاب کا اردو ترجمہ فرما دیں تو یہ ملت اسلامیہ کے لیے گراں قدر تحفہ ہو گا اور بھارت جیسے کثیر العناصر معاشرے میں نبی کریمؐ کے احکامات پر عمل کے تعلق سے رہنمائی حاصل ہو گی۔

ڈاکٹر طلعت سلطان' جدہ

الحمدللہ ترجمان آپ کی رہنمائی میں خرم بھائی کے دور کا معیار برقرار رکھے ہوئے ہے۔ البتہ مسلم

بھائی کی موجودگی میں تعلیم اور خواتین سے متعلق مضامین میں اضافے کی جو توقع تھی، وہ ابھی تک خاطر خواہ طور پر پوری نہیں ہوئی۔

مسز عشرت انوار، گلاسگو

ترجمان ایک بہت عمدہ اور مفید رسالہ ہے جس میں مختلف عنوانات کے تحت مختلف مسائل اور معلومات بہت اچھے طریقے سے بیان کیے جاتے ہیں لیکن اگر زبان کو مزید آسان کر دیا جائے تو کم تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے اسے سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ آج کل کے تیز رفتار زمانے میں لوگوں کو کسی بھی زبان پر عبور نہیں رہا۔ نیز فارسی کے الفاظ اور اشعار کے استعمال سے بھی احتراز کیا جائے تو بہتر ہے ان کا ترجمہ ضرور دیا جائے۔ قرآن اور حدیث کے حوالے سے زندگی کے جس مسئلے پر بھی روشنی ڈالی جائے وہاں آیات ربانی اور حدیث نبویؐ کا ترجمہ ضرور لکھا جائے۔ محترم خرم مراد مرحوم کی وصیت بے حد خوب صورت اور قیمتی سرمایہ ہے اور قرآن کریم کی ان آیات کا مجموعہ ہے جو عملی زندگی کے ہر لمحے کے لیے راہ ہدایت دکھاتی ہیں۔ اس کا ترجمہ انگلش زبان میں شائع کیا جائے۔

ترجمان کو پوسٹ کرنے کے لیے اگر پلاسٹک کی پیکنگ استعمال کی جائے تو بہتر ہے کیونکہ کاغذ کی عام پیکنگ عموماً بارش میں بھیگنے کی وجہ سے رسالے کے اکثر صفحات ضائع ہو جاتے ہیں۔

محمد اصغر، واہ کینٹ

مجھے کسی رسالے کی اشاعت میں اتنی دقت نہیں ہوتی جتنی ترجمان میں، کیونکہ یہ ایک انتہائی بور قسم کا رسالہ ہے۔ جس کو ایک دفعہ دیتا ہوں وہ اگلی دفعہ انکار کر دیتا ہے کہ اس میں کچھ بھی تو نہیں ہے۔

اعزاز الرحمٰن ملک، منچن آباد

۶۰ سال پہلے اور حکمت مودودیؒ کے لیے جو انتخاب آپ کرتے ہیں وہ موجودہ حالات پر بالکل منطبق ہوتے ہیں۔ مولانا علی میاں کی تفسیر سورۃ کہف سے انتخاب بروقت ہے (فروری ۹۸)۔ جدید تہذیب تمام وسائل پر مسلح ہو کر لوگوں کو ذہنی اور فکری ارتداد کی طرف دھکیل رہی ہے۔ مولانا علی میاں نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ عصر حاضر کا مسئلہ مادی اور دنیاوی زندگی کی کشش ہے۔ جائز طریقے سے اگر مال جمع ہو تو تمام حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ان میں کوئی شرعی قباحت نہیں لیکن اسلامی انقلاب کے داعیان کو دنیا کی پہلی اسلامی تحریک اور اس کے قائد کے اسوہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ترجمان القرآن میں اس پہلو پر بار بار تذکیر ہونا چاہیے۔ مادی زندگی کی کشش ہی نے ہمارے علما، سیاست دانوں اور جرنیلوں کو کرپٹ کر دیا ہے۔ اصل مرض پر نگاہ رہنی چاہیے جیسا کہ ستمبر۹۶ کے اشارات میں محترم خرم مرادؒ نے فرمایا ہے۔

ڈاکٹر سعد اللہ خان عابد، ہاتھیان

اشارات اور حکمت مودودیؒ (مارچ ۹۸) دونوں اس قابل ہیں کہ ملک کے تمام اخبارات میں شائع ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے مولانا مودودی نے آج کے حالات دیکھ کر لکھا ہو۔